# ادبیات

## غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

نگاہوں میں جو تو پیدا مذاقِ گفتگو کر لے
تو پھر ہر جلوۂ خلوت نشیں کو روبرو کر لے

سمجھنا چاہئے اس وقت دل کو دل حقیقت میں
مذاقِ درد جب پیدا یہ اک قطرہ لہو کر لے

یوں ہی بے چارگی میں ہو گی تسکینِ دلِ وحشی
سرشکِ غم سے ٹھنڈی اور خاکِ آرزو کر لے

نہ آئے راس دم بھر عالمِ آوارگی جس کو
وہ اپنے دل کو پابندِ مآلِ جستجو کر لے

پہنچ جاتا ہے مثلِ شبنم تر اپنی منزل پر
وہ ہر ذرہ گلستاں کا جو آہنگِ نمو کر لے

حقیقت نو بہارِ گل کی کھل جائے گی دم بھر میں
ذرا نظروں کو اپنی بے نیازِ رنگ و بو کر لے

عوض تسکینِ باطل کے متاعِ درد کھو بیٹھا
کہا تھا کس نے تجھ سے چاکِ زخمِ دل رفو کر لے

بڑھا کرتی ہے ہمت جس کی ناکامیِ پیہم سے
کہاں ممکن وہ احساسِ شکستِ آرزو کر لے

حریمِ ناز میں تجھ کو نمازِ عشق پڑھنی ہے
ہر اک قطرے سے خونِ دل کے تکمیلِ وضو کر لے

حریفِ غم تجھے رہنا ہے گر دورِ خزاں میں بھی
بہاروں میں مہیا مثلِ گل جام و سبو کر لے

وہ ہر عالم میں بے پردہ نظر آ جائیں گے تجھ کو
الم اپنی نگاہوں کو خراب جستجو کر لے